سوال

(136)تارک الصلوۃ کافر ہوتا ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تارک الصلوۃ کافر ہوتا ہے یا نہیں اور حدیث میں ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر کے کیا معنی ہیں ۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تارک الصلوۃ کے کافر ہونے اور نہ ہونے میں علمائے کرام مختلف ہیں ، علامہ شوکانی نیل الاوطار میں لکھتے ہیں : جو شخص نماز کے وجوب کا منکر ہو کر نماز کو ترک کرے وہ بالاتفاق کافر ہے اس کے کفر میں مسلمانوں کے درمیان اختلاف نہیں مگرہاں جو شخص نو مسلم ہو یا مسلمانوں کے ساتھ رہنے کا اتفاق نہ ہوا ہو تو اس کو جب تک نماز کے وجوب کی خبر نہ پہنچے تب تک وہ کافر نہیں ہو سکتا اور جو شخص نماز کے وجوب کا عقیدہ رکھ کر بہ سبب کاہلی اور غفلت کے نماز کو ترک کر کے جیسا کہ بہت سے لوگوں کا حال ہے سو ایسے تاریک الصلوۃ کے کافر ہونے اور نہ ہ ونے میں لوگوں کا اختلاف ہے پس عترت اور امام مالک اور امام شافعی اور جماہیر سلف و خلف کا مذہب یہ ہے کہ ایسا شخص کافر نہیں ہے بلکہ فاسق ہے وہ اگر توبہ کرے فبہا ورنہ اس کو قتل کرنا چاہیے اور اس کی یہی حد ہے جیسا کہ زانی محصن کی حد قتل ہے مگر ایسے تاریک الصلوۃ کو تلوار سے قتل کرنا چاہیے اور سلف میں سے ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ وہ کافر ہے اور یہی مذہب مروی ہے حضرت علی سے اور امام احمد سے ایک روایت میں یہی منقول ہے اور عبد اللہ بن مبارک اور اسحٰق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے اور بعض اصحاب شافعی کا بھی یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ اور ایک جماعت اہل کوفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ نہ کافر ہے اور نہ وہ قتل کیا جائے گا بلکہ اس کی تعزیر کی جائے گی اور جب تک وہ نماز نہیں پڑھے گا تب تک وہ قید میں رکھا جائے گا اس کے بعد علامہ شوکانی نے لکھا ہے کہ حق یہ ہے کہ ایسا تارک الصلوۃ کافر ہے اور وہ قتل کیا جائے گا اس کا کافر ہونا تو اس وجہ سے حق ہے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ شارع نے ایسے تارک الصلوۃ کو کافر کہا ہے اور جو لوگ اس کے کافر ہونے کے قائل نہیں ہیں وہ جس قدر معارضات وارد کرتے ہیں ان میں سے ایک بھی ہم کو لازم نہیں آتا کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ جائز ہے کہ کفر کی بعض قسمیں ایسی ہوں جو مغفرت و استحقاق شفاعت سے مانع نہ ہوں جیسا کہ اہل قبلہ کا کفر بوجہ بعض ایسے گناہوں کے جن کو شارع نے کفر کہا ہے پس اس بنا پر ان تاویلات کی کچھ حاجت نہیں ہے جن میں لوگ پڑتے ہین انتہی کلام الشوکانی مترجما ۔ میں کہتا ہوں کہ بلاشبہ علامہ ممدوح کی یہ تحقیقا حق بالقبول ہے اس واسطے کہ اس تحقیق پر احادیث مختلفہ میں بلا کسی تاویل کے جمع و توفیق ہوجاتی ہے ۔ مثلاً حدیث : من [1]ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر اور حدیث العھد الذی بیننا وبینھم الصلوۃ فمن ترکھا فقد کفر اور حدیث بین [2] الرجل و بین الکفر ترک الصلوۃ رواہ الجامعۃ الاالبخاری والنسائی اور حدیث کان [3]اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لایرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلاۃ رواہ الترمذی سے صاف اور صریح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تارک الصلوۃ کافر ہے اور آیۃ :

ان [4]اللہ لایغفر اللہ یشرک بہ ویغفر مادون ذلک اور حدیث ومن [5] لم یات بھن فلیس لہ عند اللہ عھدا ان شاء عذبہ وان شاء غفرلہ رواہ احمد وابوداوٗد ومالک فی الموٗطا اور حدیث من [6] شھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسیٰ عبد اللہ وکلمۃ القاھا الی مریم وروح منہ والجنۃ حق والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل متفق علیہ اور

حدیث ما[7] من عبد یشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الاحرم اللہ علی الناس قال (ای معاذ) افلا اخبر بھا الناس الحدیث متفق علیہ اور حدیث شفاعت[8] فھی نائلۃ ان شاء اللہ من مات من انھی لایشرک باللہ شیئا رواہ مسلم وغیر ذلک من الاحادیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تارک الصلوٰۃ کافر نہیں ہے بلکہ وہ مغفرت الٰہی و شفاعت نبوی و دخول جنت کا مستحق ہے۔

پس علامہ ممدوح کی تحقیق پر ان احادیث مختلفہ میں کسی کی تاویل کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ تمام احادیث اپنے ظاہر معنی پر محمول ہیں کیونکہ جن احادیث سے تاریک الصلوۃ کا کفر ثابت ہوتا ہے ان احادیث سے وہ بلا شبہ کافر ہیں اور ان کو کافر کہنا روا نہیں مگر ہاں تارک الصلوٰۃ کا کفر ایسا کفر نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے ملت اسلام سے خارج ہوجائے اور مغفرت و شفاعت و دخول جنت کا مستحق نہ رہے بلکہ تاریک الصلوٰۃ کا کفر وہ کفر ہے جس کی وجہ سے نہ وہ ملت اسلام سے خارج ہوتا ہے اور نہ استحقاق مغفرت و شفاعت و دخول جنت سے محروم ہوتا ہے اور ہاں واضح رہے کہ ایسا کفر جو نہ مخرج از ملت اسلام ہو اور نہ مانع از استحقاق مغفرت و شفاعت احادیث سے ثابت ہے ، دیکھو حدیث متفق علیہ سباب[9] المسلم فسوق وقتالہ کفر اور حدیث متفق علیہ لیس[10] من رجل ادعی لغیر ابیہ وھو یعلمہ الاکفر اور حدیث مسلم اثنتان[11] فی الناس ھما بھم کفر الطعن فی النسب والنیاحۃ علی المیت اور حدیث صحیح ایما[12] عبد ابق من مرالیہ فقد کفر اور حدیث صحیح من[13] قال لاخیہ یا کافر فقد باء بھا وغیر ذلک من الاحادیث ان تمام احادیث میں کفر سے بالاتفاق اسی قسم کا کفر مراد ہے ق ال[14] الشوکانی الکفر انواع منھا ما لاینا فی المغفرۃ ککفر اھل القبلۃ ببعض الذنوب التی سماھا الشارع کفر او ھو یدل علی عدم استحقاق کل تارک الصلوۃ التخلید فی النار وقال سبب الوقوع فی مضیق التاویل توھم الملازمۃ بین الکفر وعدم المغفرۃ ولیست بکلیۃ وانتفاء کلیتھا یریحک من تاویل کثیر من الاحادیث وقال من سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرا سمیناہ لافرادلانذیرہ علی ھذا المقادر ولا نتاوَل بشئ منھا لعدم الملجئ الی ذلک واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفا اللہ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] جو جانتے بوجھتے نماز چھوڑے وہ کافر ہوگیا۔

[2] وہ عہد جو ہمارے اور اُن کے درمیان ہے نماز کا ہے جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ کافر ہوگیا۔

[3] رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نماز کے علاوہ کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔

[4] اللہ تعالیٰ کسی کو شرک نہیں بخشیں گے اور اس کے علاوہ دوسرے گناہ جس کو چاہیں معاف کر دیں۔

[5] جو ان کو ادا نہیں کرے گا اللہ کے پاس اس کا کوئی عہد نہیں چاہے تو اسے سزا دے چاہے تو معاف کر دے۔

[6] جو آدمی شہادت دے کہ اللہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کا کلمہ ہیں جس کو اس نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے روح ہے اور جنت دوزخ حق ہے اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کے عمل کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔

[7] جو آدمی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اللہ اس کو آگ پر حرام کر دے گا۔

[8] میری شفاعت انشاء اللہ ہر اس آدمی کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گا۔

[9] مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے۔

[10] جو آدمی جان بوجھ کر اپنے باپ کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

[11] لوگوں میں دو چیزیں کفر کی نشانی رہ جائیں گی نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔

[12] جو غلام اپنے مالک سے بھاگ جائے وہ کافر ہو گیا۔

[13] جس نے اپنے بھائی کو کہا ارے کافر وہ خود کافر ہو گیا۔

[14] شوکانی نے کہا کفر کی کئی قسمیں ہیں ان میں بعض وہ بھی ہیں جن کی مغفرت ہو سکتی ہے۔ جیسے اہل قبلہ کا کفران اعمال کی وجہ سے جن کو شارع نے کفر کہا ہے اور وہ دلالت کرتا ہے کہ تارک نماز ہمیشہ کے جہنم کا مستحق نہیں ہے تاویل کی تنگنائے میں داخل ہونے کا سبب یہ ہے کہ ہم نے کفر اور عدم مغفرت کو لازم ملزوم سمجھ لیا حالانکہ یہ کوئی کلیہ نہیں ہے اور اس کلیہ کی نفی تجھے بہت سی حدیثوں کی تاویل سے نجات دلا دے گی۔ جس کو رسول اللہ ﷺ نے کافر کہا ہے ہم بھی اس کو کافر کہیں گے اور اس پر کچھ زیادہ نہ کریں گے اور نہ اس کی کوئی تاویل کریں گے کیونکہ اس سے مفر نہیں ہے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01